اِنّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ [illegible]

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ایک آنہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۴ شعبان سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲۳

CENTRAL AHMADIYYA QADIAN No. .... ANJUMAN AHMADIYYA

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ستمبر۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو پاؤں میں دردِ نقرس کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس ملتان سے بذریعہ کار تشریف لائے

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ کی اگرچہ ابھی رخصت باقی تھی لیکن آپ نے ۲۷ ستمبر سے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب ارشد اور گیانی واحد حسین صاحب جو مونگ ضلع گجرات کے جلسہ پر بھیجے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم بمبئی سے واپس آ گئے ہیں۔

میاں مولا بخش صاحب محلہ دار الرحمت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں بیعت کی تھی۔ آج پانچ بجے شام بعمر ۸۵ سال فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان اور اخلاص میں ہمیشہ تدریجاً ترقی ہوا کرتی ہے

جماعت کے کمزور طبقہ کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اصل بات یہ ہے۔ کہ سب لوگ ایک طبقہ کے نہیں ہوتے۔ خدا تعالےٰ بھی قرآن شریف میں مومنوں کے طبقات بیان کرتا ہے۔ منھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات ۲۲/۱۶ کہ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور بعض میانہ رو۔ اور بعض سبقت کرنے والے۔ دوسری یہ بات ہے۔ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تو ترقی آہستہ آہستہ ہی کی تھی۔ ایمان میں بھی اور عمل میں بھی۔ لکھا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو ایک صحابی سے آپ نے ایک ٹکڑا زمین کا مسجد بنانے کے لئے طلب کیا۔ اس نے عذر کیا۔ اور کہا۔ کہ مجھ کو آپ در کار ہے۔ اب یہ اس قدر گناہ کی بات ہے۔ کہ خدا کا رسول مسجد کے لئے زمین طلب کرے۔ اور یہ باوجود مرید ہونے کے اپنی نفسانی ضرورت کو دین کی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے۔ لیکن آخر وُہی صحابہ تھے۔ کہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے سر کٹوائے۔ ترقی ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ ایک سال انسان کچھ کرتا ہے۔ دوسرے سال کچھ۔ لیکن اگر بدظنی کریں۔ تو اس کی مثال یہ ہو گی۔ کہ ایک مریض ہمارے پاس آتا ہے۔ جو کہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہے اور ہم اُسے ایک دو دن دوا دے کر نکال دیں۔ اور پورے طور پر لگ کر اس کا علاج نہ کریں۔ ہمارا کام تو رات دن اُن کے لئے دُعا، تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے۔ مبلغین کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ ہر ایک بات پر چڑ کر لوگوں سے متنفر ہوتے رہیں۔ ابھی یہ لوگ قابلِ رحم ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کی اصلاح کے سامان کر رہا ہے۔

علاوہ ازیں سب ایک درجہ کے نہیں ہوتے۔ صحابہ میں سے بعض اس درجہ کے تھے۔ کہ عنقریب نبیوں کے درجہ پر پہونچ جائیں۔ اور بعض ادنےٰ درجہ کے۔ جیسے دریا میں موتی بھی ہوتا ہے۔ اور مونگا بھی اور سیپ بھی۔ اور دوسری اشیاء مثل سونا۔ اور دوسرے حیوانات کے۔ ایسا ہی جماعت کا حال ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اُس کے لئے دُعا کریں۔ لیکن اگر وہ دُعا نہیں کرتے۔ اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں۔ تو گناہ کرتے ہیں کونسا ایسا عیب ہے۔ جو کہ دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دُعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے"۔ (الحکم ۷، ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

وصیتیں

نمبر ۵۴۳۶:- میں سید مبارک احمد ولد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب قوم سید گیلانی پیشہ طالب علمی عمر قریباً انیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مجھے کسی اور صورت میں بھی آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:- سید مبارک احمد

گواہ شد:- سید محمد ناصر شاہ بقلم خود برادر کلاں موصی ۸/۹/۳۹

گواہ شد:- ظہور احمد دار الرحمت قادیان ۸/۹/۳۹

نمبر ۵۴۳۷:- میں خورشید بیگم زوجہ ملک عبدالعزیز مولوی فاضل قوم آرائیں عمر قریباً اکیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دار الرحمت (حال مقیم امرتسر) قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی مالیتی -/-/۱۷۵ اور حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے -/-/۵۰۰ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ بوقت وفات اگر اس کے علاوہ بھی میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم بمد وصیت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو وہ رقم میرے ذمہ وصیت کے واجب الادا حصہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد:- ملک خورشید بیگم

گواہ شد:- ملک عبدالعزیز مولوی فاضل محلہ دار الرحمت قادیان۔ حال مقیم منظور پورہ امرتسر خاوند موصیہ

گواہ شد:- نور محمد بقلم خود۔ محلہ منظور پورہ بیرون دروازہ سلطان ونڈ شہر امرتسر والد موصیہ

احمدی بنانے کا طریقہ

روزانہ ایک غیر احمدی کو ہماری کتاب قبول سعید دلچسپ کہانی کہہ کر دیدیجئے۔ کیونکہ ہر شخص اس راتوں کی نیند حرام کر دینے والے افسانے کو شوق سے پڑھتا ہے۔ اور بعد مطالعہ احمدیت دل و دماغ میں سرایت کر جاتی ہے بغرض تبلیغ کی خاطر تین روپیہ کے بجائے ایک روپیہ قیمت کر دی ہے آج ہی مینیجر اینگلین کالج اینگلین روڈ دہلی سے منگوا کر کتاب کا کمال دیکھیے۔ ناپسند ہونے پر دوگنی قیمت میں واپس نہ دوں تو اس اخبار میں شکایت چھپوائیے تھوڑی سی کتابیں باقی ہیں جلد ہی کیجئے منیجر اینگلین کالج اینگلین روڈ دہلی

سیرت سید الانبیاء صلعم

تصنیف شیخ عبد القادر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کتابی سائز ۲۰×۲۶/۸ کے ۷۰۲ صفحات پر چھپ کر تیار ہو گئی ہے جس کا ہر احمدی گھرانہ میں بلکہ ہر مسلمان کے پاس موجود ہونا ضروری ہے قیمت کاغذ قسم اول مجلد ۱۲ اور غیر مجلد ۱۰ اور قسم دوم مجلد ۱۱ اور غیر مجلد ۸ فی کاپی مقرر ہے۔ قادیان کے تمام تاجران کتب سے اور خصوصاً مکتبہ احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے چونکہ کاغذ بہت گراں ہو گیا ہے اور مجبوراً تھوڑی تعداد میں چھپوائی جا سکی ہے۔ اس لئے خواہشمند احباب فوراً منگوا لیں ایک درجن یا زیادہ خریداروں کو دو آنہ فی روپیہ رعایت دی جائے۔ خاکسار: محمد اسمٰعیل احمدی (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

کالی کھانسی کی دوا

ایک صوفی مشرب درویش کا عطیہ کالی کھانسی (ہوپنگ کف) کی لاثانی دوا ہمینوں کی تکلیف تین دن کی دوا سے بفضل خدا دور ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موسمی بوٹی کی خاک ہے جو بمشکل میسر آتی ہے یہ دوا دیگر نباتات و معدنیات کی ملونی سے پاک ہے۔ ابتدائی حالت میں دق کی کھانسی کو بھی روکتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ خواہشمند احباب تھوک دوا خرید کر اپنے علاقے میں کمیشن پر فروخت کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- ہدایت النساء ۲۳ جواہر حسین فرسٹ سٹریٹ براڈے پیٹ پوسٹ آفس مدراس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متلی۔ سی سکنس (سمندری سفر میں جی کا متلانا) قے۔ کھٹے ڈکار اور اپھارہ وغیرہ معدے کی جملہ خرابیوں کے لئے یہ ایک آسان قابل اعتبار علاج ہے۔ اس کے اندر ایک بھی ایسا جزو نہیں جو زہریلا اور نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری تسکین پہنچنے کے ساتھ ہی یہ مرض کے حقیقی اسباب کو دور کر کے پوری تندرستی بخشتی ہے امرت دھارا معدہ کی جملہ خرابیوں کے لئے ایک خاص دوا ہے اس میں تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی ایک زبردست طاقت ہے حتیٰ کہ یہ ہیضے کے لئے بھی ایک اکسیر کا کام دیتی ہے۔ اس لئے اسے معدے اور آنتوں کی جملہ خرابیوں میں پورے اعتبار کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۲۵ ستمبر برطانوی طیاروں نے کل رات سوئیٹزرلینڈ کی سرحد کے قریب جرمنی کے ایک کارخانہ طیارہ سازی پر جہاں شب و روز طیارے بن رہے ہیں۔ بمباری کی۔ طیارہ شکن توپوں نے دو گھنٹے تک گولہ باری کی۔ نقصان کی تفاصیل کا علم نہیں ہو سکا۔

وزارت اطلاعات کا ایک بیان ہے کہ رائل ایر فورس کے طیاروں نے جرمن علاقوں میں کل پھر وسیع پیمانہ پر اشتہارات پھینکے اور کسی حادثہ سے دوچار ہوئے بغیر بخیریت واپس پہنچ گئے۔

برطانوی جہاز "ٹررو" کو جو ۹۷۴ ٹن کا تھا۔ ایک آب دوز کشتی نے غرق کر دیا ہے۔ ملاح ایک کشتی میں بیٹھ گئے جنہیں بعد میں ایک بلجین جہاز نے سوار کر لیا۔

مسٹر جی۔ ایس سلیپر کو دفتر جنگ میں ٹرانسپورٹیشن اور نقل و حرکت کا ڈائرکٹر جنرل بنا دیا گیا ہے۔

برطانوی افواج کے جو دستے فرانس جاتے ہیں۔ ان کے آرام و آسائش کا وہاں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ان کی نقل و حرکت کے انتظامات نہایت تسلی بخش ہیں۔ اسی طرح ان کے راشن کے متعلق بھی کوئی دقت پیش نہیں آ رہی۔ سپاہیوں نے اپنے گھروں میں جو چٹھیاں لکھی ہیں۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ وہ نہایت خوش و خرم ہیں۔

کینیا کے گورنر اور کمانڈر انچیف سر رابرٹ بروک اپنے موجودہ عہدے سے مستعفی ہو کر رائل ایر فورس میں خدمات کے لئے جا رہے ہیں۔

سفیر روس مقیم لنڈن نے کل برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس سے ملاقات کی۔

نیویارک ۲۵ ستمبر ایک برطانوی بمبار کے "یو بوٹ" پر حملہ کرنے کی تفصیل موصول ہوئی ہے۔ جس نے برطانوی جہاز کافرستان کو غرق کیا تھا۔ ایک مسافر کا بیان ہے کہ جب انہیں کافرستان کی کشتیاں نظر آئیں انہوں نے یو بوٹ پر ایک طیارے کو بم برساتے دیکھا جس سے پانی زور زور سے اچھلا۔ پھر جب وہ دوبارہ پانی سے ابھری۔ تو یکے بعد دیگرے دو بم اور گرے جس سے آبدوز کا اگلا حصہ سطح آب سے بلند ہوا اور اس کے بعد وہ پچھلی جانب سے سمندر میں ڈوب گئی۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۲۵ ستمبر حکومت جرمنی کے ایک اعلان میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے ایک تباہ کن جہاز نے ایک جرمن آبدوز کو غرق کر دیا ہے۔ جس نے ایک برطانوی آبدوز پر حملہ کیا تھا۔ مگر برطانوی تباہ کن جہاز نے اس پر فائر کر کے اسے ڈبو دیا۔

لنڈن ۲۵ ستمبر برلن کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ہر ہٹلر جرمن کمانڈر انچیف کی معیت میں محاذ جنگ پر پہنچ چکا ہے۔ اور جرمن فوجیں نئی قلعہ بندیوں میں مصروف ہیں۔ ہٹلر کے محاذ جنگ پر پہنچنے کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی بہت جلد ختم ہونے والی لڑائی لڑنا چاہتا ہے اور برطانیہ اور فرانس کو کچل دینے کا آرزو مند ہے۔

جرمن عساکر بلجیم کے راستے فرانس پر ہلہ بولنے کی فکر میں ہیں۔ ہر فان ربن ٹراپ اور ان کے رفقاء کا خیال ہے۔ کہ گذشتہ جنگ کی طرح اب کی مرتبہ بھی بلجیم کے راستہ فرانس پر حملہ کیا جائے۔ مگر گوئرنگ اور اس کے ساتھی بلجیم کی غیر جانبداری پر ہاتھ ڈالنے کے خلاف ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کو اب تین طرف سے اپنی حفاظت کرنی پڑے گی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر لڑنے والی فوجیں بہت تھوڑی تعداد میں مغربی محاذ پر طلب کی گئی ہیں۔

جرمن مدبرین کا خیال ہے۔ کہ ہالینڈ پر حملہ کرکے پہلے اس کی سیاسی آزادی کا خاتمہ کیا جائے اور وہاں ہوائی اڈے قائم کئے جائیں۔ جہاں سے انگلستان پر فضائی حملے کئے جائیں۔ نیز یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہر ہٹلر کو دنیا کے سامنے صلح پسند کی حیثیت سے پیش کیا جائے اور یہ مشہور کیا جائے کہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے زیادتی کی جا رہی ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سوئیٹزرلینڈ کی سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ سرحد کے ساتھ ہی ایک کارخانہ پر طیاروں نے بمباری کی جس کی آواز دو گھنٹے تک سنی جاتی رہی

ایک آخری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور سوئیٹزرلینڈ کی درمیانی سرحد بالکل بند کر دی گئی ہے۔

جرمن افواج نے تین اطراف سے فرانس کی سرحد پر ہلہ بول دیا ہے۔ ایک تو وہ سار بروکن کے گرد و نواح کی پہاڑیاں فرانسیسیوں سے واپس لینا چاہتے ہیں دوسرے دریائے لوئر کے ساتھ ساتھ حملے کر رہے ہیں۔ اور تیسرے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سیگفریڈ لائن پر فرانسیسی فوجوں کا دباؤ نہ پڑ سکے۔ لیکن اسوقت تک۔ ان کو تینوں محاذوں پر فرانسیسی توپ خانہ نے ناکام کر دیا ہے۔

جرمنی اور ترکی کے مابین تجارتی معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ اور اب اس کی تجدید سے حکومت ترکی نے انکار کر دیا ہے

برلن ۲۵ ستمبر۔ برلن کی ایک اطلاع ہے کہ وارسا۔ موڈلن اور جزیرہ نما ہیلا میں پولش افواج ابھی تک برابر مزاحمت کر رہی ہیں۔ جرمن افواج اپنی نئی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ لبلن اور لودر کے درمیانی علاقے میں بھی جنگ جاری ہے۔

آج برلن کے پاس ایک کارخانے میں بم پھٹا جس سے دس آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا چوتھا واقعہ ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر ماسکو کا ایک وائرلیس پیغام مظہر ہے۔ کہ جرمن سپاہیوں کو بموں سے محفوظ رہنے کے لئے آرمرڈ پلیٹیں مہیا کی گئی ہیں۔ جو ½ انچ موٹی ہیں۔ اور جب استعمال کا وقت نہ ہو۔ تو لپیٹی جا سکتی ہیں۔

کوناس ۲۴ ستمبر برلن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس ہفتہ کے وسط میں جرمنی کی طرف سے بعض اہم فیصلوں کے اعلان کی توقع ہے۔

برلن ۲۴ ستمبر سابق کمانڈر انچیف افواج جرمنی کو جو وارسا کے نواح میں جنگ میں کام آیا ہے۔ جرمن اخبارات خراج عقیدت ادا کر رہے ہیں۔ ہٹلر نے حکم دیا ہے۔ کہ جنرل مذکور کی رسم تدفین ۲۶ ستمبر کو ادا کی جائے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر جرمنی کی اطلاع ہے کہ کوئلہ کی ایک کان میں آگ لگ جانے سے شدید دھماکا ہوا جس سے آس پاس کی زمین ہل گئی حادثہ کے وقت جو مزدور کام کر رہے تھے ان میں سے آٹھ ہلاک اور ۵۰ شدید طور پر زخمی ہوئے واقعہ کا سبب معلوم نہیں۔

فن پرواز کے ماہرین کا بیان ہے کہ اگر جرمنی کے اپنے بیان کے مطابق یہ بھی مان لیا جائے کہ پولینڈ میں جرمنی کے ۵۰۰ ہوائی جہاز کام آئے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہازوں کی کوالٹی بہت گھٹیا ہے۔ اور اس صورت میں جرمنی کے ہوائی جہازوں کی تعداد کی کثرت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

فرانس کی خبریں

لنڈن ۲۵ ستمبر فرانسیسی فوجیں سیگفریڈ لائن پر جہاں وہ فرانسیسی حدود سے ملتی ہے سخت گولہ باری شروع کر دی ہیں۔ جرمن توپیں بھی جواب میں شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔

پیرس کی ایک اطلاع ہے کہ فرانسیسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں اور کئی جرمن دستوں کو صاف کر چکی ہیں۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ شمالی محاذ میں جرمن عساکر کو کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اور وہ فرانسیسی مورچوں کو توڑ رہے ہیں

فرانس کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں تعداد اور قابلیت کے لحاظ سے گذشتہ جنگ کی نسبت کمزور ہیں۔ البتہ جدید وضع کے سامان جنگ سے پوری طرح مسلح ہیں :-

آج فرانسیسی طیاروں نے سیگفرڈ لائن پر پرواز کر کے لائن کے بہت سے فوٹو حاصل کئے۔ جرمنی کے جہازوں نے ان کا تعاقب کیا مگر کچھ نقصان نہ پہنچا سکے۔

پیرس ۲۵ ستمبر۔ فرانسیسی عساکر نے اپنی پیش قدمی از سر نو شروع کر دی ہے۔ دو دن کی لگاتار کوشش کے بعد دشمن کی فوجیں یکدم خاموش ہو گئیں۔ اب یہ تذکرہ زیر بحث ہے کہ دشمن کا یہ مظاہرہ محض ہٹلر کی آمد کی وجہ سے تھا یا کہ یہ سرحد اور سیگفرڈ لائن کو فرانسیسی قبضہ سے واپس حاصل کرنے کے لئے حملہ کا پیش خیمہ ہے۔ فرانسیسی افواج نے گذشتہ ہفتہ میں اپنی پوزیشن کو خاردار تاروں اور خندقوں وغیرہ سے خوب مضبوط کر لیا ہے۔

پیرس ۲۴ ستمبر۔ حکومت فرانس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے شدت کی جنگ جاری ہے۔ کل رات جرمن توپ خانہ نے سار اور لکسمبرگ کے درمیان زبردست گولہ باری کی۔ اور کئی جگہ حملے کئے۔ مگر فرانسیسی افواج نے ان کو پسپا کر دیا۔ لکسمبرگ سار برکن سے چالیس میل کے فاصلہ پر فرانس کی سرحد پر واقع ہے۔

فرانسیسی افواج سار سے دوش تک ۴۰ میل لمبے محاذ پر پیش قدمی کر کے سیگفرڈ لائن کی مرکزی قلعہ بندی پر زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔ اور بعض علاقوں میں وارنٹ کے جنگلوں کو پار کر کے اب وارنٹ کے جنگلوں میں پہنچ گئی ہیں۔ جہاں انہوں نے کئی جرمن دستوں کا صفایا کر دیا ہے۔ سار برکن کے علاقہ میں اب وہ اتی بردکن کے قریب پہنچ گئی ہیں۔

پولینڈ کی خبریں

پیرس ۲۵ ستمبر۔ پولش سفیر مقیم فرانس نے ایک حکم نامے پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے ۱۷ سے ۵۴ سال تک کی عمر کے تمام پول باشندوں کے لئے جو فرانس میں مقیم ہیں۔ اپنے ناموں کی جبری رجسٹریشن لازمی قرار دی گئی ہے تاکہ فرانس میں جو پولش

فوج تیار ہو رہی ہے۔ اس کے لئے آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے جرمن طیارے وارسا پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔ شہر کا کوئی ایسا ان نہیں جسے نقصان نہ پہنچا ہو شہر کی عالیشان تاریخی اور سرکاری عمارتیں منہدم ہو کر پیوند خاک ہو چکی ہیں۔ اس وقت سینکڑوں عمارتوں سے آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں صرف آج کی بمباری سے ہزاروں پرامن شہری اور فوجی سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں مگر باوجود اس قدر تشدد کے وارسا کے باشندے پولش سپاہیوں کے ساتھ اشتراک عمل کر کے جرمن فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں ایک اور اطلاع ہے کہ سوویٹ فوجیوں نے پیش قدمی کرتے ہوئے وارسا کے نزدیک تیل کے ایک مرکز پر قبضہ کر لیا ہے۔

وارسا کے براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن طیاروں نے اتوار کے روز وارسا پر شدید بمباری کی۔ ایک گرجا میں عبادت ہو رہی تھی۔ کہ اس پر بھی بم پھینکے گئے۔ جس سے بہت سے عبادت گذار ہلاک اور مجروح ہو گئے۔ ریڈ کراس ہسپتالوں کے بہت سے حصے بموں سے اڑا دیئے گئے جس سے بہت سے زخمی مرد عورتیں و بچے ہلاک ہو گئے۔ جرمن دستوں نے بھی کئی بار یلغار کی۔ مگر پولش سپاہیوں نے انہیں سنگینوں سے روکا۔ اور پسپا کر دیا۔ ماڈنس کے قلعہ پر بھی جرمن حملے ناکام ہو چکے ہیں۔

برلن ۲۵ ستمبر۔ ایک نمائندہ اخبار نے سلواکیہ کے شہر انگورا سے تار دیا ہے کہ پولینڈ کے جس علاقہ پر روس کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس کو بجلی کی سی سرعت کے ساتھ روسی بنایا جا رہا ہے۔ اس خیال سے ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ ہزاروں کنبے راتوں رات سٹالن کے جھنڈے تلے اپنے مادری مذہبی اور اخلاقی ورثہ سے محروم کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ پولینڈ کی اطلاع ہے کہ وارسا میں مدافعت بدستور ہے۔ دریائے وسچولا کے کنارے گھمسان کی لڑائی

ہو رہی ہے۔ پولش افواج کے جان توڑ جوابی حملے نے جرمن افواج کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

وارسا سے آمدہ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ چار کلب اور تین ہسپتال جو زخمیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ بمباری کے دوران میں تباہ ہو گئے۔ دریائے وسچولا کے ساحل پر جرمنوں نے حملہ کیا تھا جسے پسپا کر دیا گیا۔ اعلان کے آخر میں بتایا گیا ہے۔ کہ وارسا اور موڈلن کا دفاع جاری ہے اور جاری رہے گا۔

روس کی خبریں

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ ایک پیغام میں بتلایا گیا ہے کہ روسی افواج نے فن لینڈ کے جہازوں کو خلیج لڈوگا میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ لتھونیا کے وزیر خارجہ حکومت روس سے ایک معاہدہ کرنے کی غرض سے آج ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ ہر دو ممالک میں ایک سیاسی معاہدے کی تکمیل کی توقع کی جاتی ہے۔

استنبول ۲۴ ستمبر۔ ترکی کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ روس کے ساتھ اس کا جو معاہدہ زیر تجویز ہے اس میں روس بحیرہ اسود اور درہ دانیال کی حفاظت کی ضمانت دے گا۔

بخارسٹ ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے جرمنی پر واضح کر دیا ہے کہ اگر اس نے رومانیہ یا ہنگری کی سرحد پر حملہ کیا تو روس شدت سے مقابلہ کرے گا۔ اور کسی ایسے اقدام کو اپنے خلاف اعلان جنگ سمجھیگا۔ گذشتہ شب ایک تقریر میں ڈاکٹر گوبلز نے کہا کہ ہنگری رومانیہ لکسمبرگ۔ بلجیم اور ہالینڈ سب کی غیر جانبداری کا جرمنی احترام کرے گا۔ چنانچہ وہاں یوکرین رومانیہ اور ہنگری کے خلاف تحریکات کو ختم کر دیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ ایک پیغام مظہر ہے کہ روسی فوجیں نئی سرحد کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور دس ہزار مزید پول قیدی بنائے گئے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملتان جیل میں اس وقت ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت گرفتار شدہ ۸ زیر سماعت قیدی ہیں جن میں سے ۶ احراری ہیں اور باقی ۲ خاکسار پولیٹیکل کانفرنس کے سلسلہ میں گرفتار شدہ ہیں۔ ان سب کو ایک ہی کوٹھری میں رکھا جاتا ہے۔

گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگ کے دوران میں پنجاب گورنمنٹ کی اہم آسامیوں پر صرف انڈین سول سروس کے برطانوی افسروں کو متعین کیا جائے اس سلسلہ میں بہت سے افسروں کو تنزل کر کے اپنی پہلی آسامیوں پر جانا پڑے گا۔ سکرٹریٹ کا جو کام بڑھ گیا ہے اس کے لئے ایک کی بجائے دو چیف سکرٹری رکھے جائینگے۔ ایڈیشنل چیف سکرٹری کی پوسٹ اگرچہ عارضی ہے لیکن جب تک جنگ رہیگی۔ ایڈیشنل چیف سکرٹری بھی رہے گا معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اینڈرسن کمشنر راولپنڈی ڈویژن جو ریٹائر ہونے سے پہلے رخصت پر جا رہے تھے واپس بلا لئے گئے ہیں۔ ان کو ایڈیشنل چیف سکرٹری مقرر کیا جائیگا مسٹر جے۔ ڈی۔ بینی چیف سکرٹری جو آج کل رخصت پر ہیں جلد واپس آ رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

الفضل کو نقصان پہونچانیوالے اصحاب

نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ بعض اصحاب وی پی واپس کر کے خواہ مخواہ "الفضل" کو مبتلائے مشکلات کر رہے ہیں۔ اگست ۱۹۳۹ء کے آخری ہفتہ میں ان اصحاب کی فہرست شائع کی گئی تھی جن کا چندہ ۲۰ اگست سے ۲۰ ستمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا۔ اور درخواست کی گئی تھی کہ جو دوست کسی وجہ سے وی پی نہ منگوانا چاہیں۔ وہ ۵ ستمبر سے قبل دفتر کو اطلاع دے دیں۔ تا وی پی نہ روک لیا جائے۔ اور دفتر خواہ مخواہ کے نقصان سے بچ جائے۔ لیکن حیرانی کی بات ہے۔ کہ بعض احباب نے اس قسم کے واضح اعلان کے باوجود نہ رقم ارسال کی اور نہ وی پی روکنے کی اطلاع دی۔ اور وی پی واپس کر کے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان پہونچایا۔ اس حالت میں ہم سوائے اس کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ کہ ان اصحاب کا پرچہ بند کر دیں۔ اور ان کی خدمت میں گزارش کریں۔ کہ کم از کم اپنا بقایا ضرور ادا فرمادیں۔

ہمارا ارادہ ہے کہ آئندہ ایسے دوستوں کے نام اخبار میں شائع کئے جایا کریں۔ جو دفتر کو بلا وجہ نقصان پہونچاتے ہیں ؏ خاکسار مینجر

ٹیریٹوریل فوج میں احمدی نوجوانوں کی ضرورت

۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی میں احمدی نوجوانوں کی جو کمپنی ہے اس میں کچھ نوجوانوں کی کمی ہے۔ اور اس وقت جبکہ ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ کے نوجوانوں کو فوجی ضرورت کے ماتحت طلب کر لیا گیا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ احمدی نوجوان بڑے شوق کے ساتھ بھرتی کیلئے اپنے آپکو پیش کریں۔ بیرونی جماعتوں کے بااثر اور ذمہ وار اصحاب کو چاہیئے۔ کہ جو نوجوان بیکار اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ انہیں بھرتی ہونے کے لئے پُر زور تحریک کریں۔ اور اس غرض سے یہاں بھیجدیں۔ اس موقعہ پر بھرتی ہونے سے نہ صرف نوجوانوں کا ذاتی فائدہ ہے بلکہ جماعت کے وقار میں بھی اضافہ کرنے کا موجب ہے۔ پس احمدی نوجوانوں کو بہت جلد اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے ؏ ناظر امور عامہ

قابلِ توجہ جماعتہائے احمدیہ تحصیل ہوشیار پور و دسوہہ

جماعتہائے احمدیہ تحصیل ہوشیار پور و دسوہہ میں مولوی نبی بخش صاحب اجمیری کو برائے وصول رقوم موعودہ چندہ خلافت جوبلی فنڈ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے موعودہ رقوم ادا کر دیں۔

جماعتہائے کھریاں۔ مہت پور۔ گھسیٹ پور۔ بہبووال چھینیاں۔ عمر پور کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہونچے۔ ان جماعتوں کے احباب کم از کم اپنی ماہوار آمد کے برابر وعدے لکھوا کر فہرست مرکز میں بھجوائیں۔ تا کارکنان مرکز کو وعدوں کی رقم کا اندازہ ہو۔ چونکہ جلسہ میں صرف اڑھائی ماہ کے قریب وقت رہ گیا ہے اسلئے تمام موعودہ رقوم اور جو آئندہ وعدے ہوں۔ وہ بھی اس عرصہ میں وصول ہو کر داخل ہو جانے چاہئیں ؏

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے چندہ کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر جماعتوں اور افراد نے ۵ ستمبر تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے کی جدوجہد کی۔ اور اکثر افراد بفضل خدا اس کوشش میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۵ ستمبر تک وعدہ پورا کرنے کے لئے جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہر وعدہ کرنے والے نے کوشش کی۔ چنانچہ اکثر افراد کے خط اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا۔ کہ ہم نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی۔ مگر بیکاری اور کثرت اخراجات نے پیش نہیں جانے دی۔ اگر مزید ایک مہینہ کی مہلت دے دی جائے تو ہم بفضل خدا اپنے وعدوں کو پورا کر دیں گے۔

ایسے تمام اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کے چندہ کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء ہے۔ پس ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں اور کوشش کریں کہ پانچوں سالوں کی رقم ۳۰ نومبر ۳۹ء تک سو فیصدی پوری ہو جائے۔ سوائے ان کے جو قسط وار ادا کرنے کی مہلت لے چکے ہیں۔ غرض سب کو پوری جدوجہد کرنی چاہیئے کہ ۳۰ نومبر تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں۔ تا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار والی فوج کے رجسٹر میں ان کا نام لکھا جائے یہ اعلان کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی۔ کہ بعض احباب نے آخری تاریخ ۵ ستمبر سمجھی ہے۔ اور انہوں نے گھبرا کر دریافت کیا ہے کہ اب ہم کیا کریں

اس کے ساتھ یہ بھی اعلان کر دینا ضروری ہے کہ اب آخری مہینہ قریب آگیا ہے وقت بہت کم ہے۔ اس لئے ان کو فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی جنہوں نے آج اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی اختیار کی ہوگی۔ ان کا کل ان کو اس نیکی کے راستہ سے اور دور لے جانے والا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت نہایت خطرناک ہوگی۔"

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے۔"

"پس تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو۔ اور دن رات سلسلہ کے لئے قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی"

ہر وعدہ کرنے والے کو جس کے وعدے کی رقم ابھی واجب الادا ہے۔ بیدار ہو جانا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اسکا وعدہ جلد سے جلد ادا ہو جائے مگر ۳۰ نومبر سے پہلے بہرحال پورا ہو جانا مناسب ہے۔ ؏ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چوتھا یوم عمل اجتماعی ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء کو ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت کہ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان سال میں چھ دن تمام جماعت کو کام کی دعوت دے۔ ہر دو ماہ کے بعد عمل اجتماعی کا انتظام کرتی رہی ہے۔ اب چوتھا یوم عمل انشاء اللہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء بروز جمعرات صبح ۷ بجے سے بارہ بجے تک دارالرحمت اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک متصل نصرت گرلز ہائی سکول بنایا جائے گا۔ مجلس انشاء اللہ مقام عمل پر حسب معمول آب رسانی۔ فرسٹ ایڈ اور پہرہ وغیرہ کا انتظام کرے گی۔ تمام دوکانیں اس دن بارہ بجے تک بند رہیں گی۔ کوئی صاحب بجز اشد مجبوری کے قادیان سے باہر نہ جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اس دن قادیان سے بلا وجہ غیر حاضری کو ناپسند فرماتے ہیں ؏

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ

مسٹر مظہر علی سابق جنرل سکرٹری مجلس احرار کو شیعہ مسلمان نہیں سمجھتے

جب احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش برپا کی۔ تو ان کا سارا زور اس بات پر تھا۔ کہ احمدی کہلانے والے مسلمان نہیں۔ یہ بات وہ نہ صرف عوام کو سکھانا چاہتے تھے۔ بلکہ حکومت سے بھی مطالبہ کرتے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں میں شمار نہ کیا جائے۔ اور مسلمان ہونے کے لحاظ سے اسے کوئی ملکی اور سیاسی حقوق نہ دیئے جائیں۔ بلکہ احمدیوں کو غیر مسلم فرقہ قرار دے کر مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے۔

احرار کی بے ہودگی اور لغویت تو اسی سے ظاہر تھی۔ کہ وہ حکومت سے ایسا مطالبہ کر رہے تھے جس سے اس کا قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ جو شخص اپنے آپ کو جس مذہب کا پیرو قرار دے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ اسے اسی مذہب میں تسلیم کرے جماعت احمدیہ جب اپنے آپ کو مسلمان سمجھتی ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ اور اسلام کی خدمت کرنے میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ تو حکومت اس کے مسلمان ہونے سے انکار کیونکر کر سکتی ہے۔ اور حکومت کو یہ حق ہی کہاں ہے کہ لوگوں کے مذہب میں دست اندازی کرے۔ اور کسی کو اس کے قبول کردہ مذہب سے بے تعلق قرار دے۔ لیکن باوجود اس کے تحریر و تقریر میں جلسوں اور کانفرنسوں میں احرار شور مچاتے رہے۔ کہ حکومت جماعت احمدیہ کے مسلمان نہ ہونے کا اعلان کر دے۔ حکومت نے تو اس قسم کا اعلان کیا کرنا تھا۔ وہ لوگ جو احرار کے اشتعال دلانے کی وجہ سے احمدیوں پر نہایت شرمناک مظالم کرنا کارِ ثواب سمجھتے تھے۔ ان پر بھی جب احرار کی حقیقت مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں ظاہر ہوئی۔ تو ان پر لعنتیں بھیجنے لگے۔ حتیٰ کہ احرار کے بہت بڑے مداح اور حامی بھی ان کو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن قرار دینے لگ گئے۔ چنانچہ اس وقت کے اخبار "احسان" نے جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کا دایاں بازو بنا ہوا تھا۔ انہی ایام میں احراری لیڈری کے "گمشدہ سوتی کی تلاش" کی پھبتی اڑائی اور یہ تنبیہ کی تھی۔ کہ

"اب اسے ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر"

اس کے بعد احراری لیڈروں کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ وہ نہایت ہی عبرتناک ہے۔ ان کو ملک و مذہب کے غدار۔ قوم فروش۔ مطلب پرست قرار دینا تو معمولی بات تھی۔ دائرہ اسلام سے بھی خارج کر دیا گیا۔ اور بعض مقامات پر ان کے مردوں کو قبرستانوں میں دفن ہونے سے روک دیا گیا۔ اور اس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج قرار دینے والے خود خارج کر دیئے گئے۔

احراری لیڈر اگرچہ عقائد کے لحاظ سے آپس میں سخت اختلاف رکھتے تھے کوئی شیعہ تھا۔ تو کوئی اہل حدیث۔ اور کوئی اہل سنت والجماعت کہلانے والا۔ اور یہ سب ایسے فرقے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دے چکے ہیں اور ایک دوسرے کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی لعنت پڑی۔ کہ ان کے اپنے فرقہ کے لوگوں نے بھی ان کو مسلمان سمجھنے سے انکار کر دیا۔ یہ بات حال ہی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی کی عدالت میں اس وقت دہرائی گئی۔ جب مجلس احرار ہند کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی بطور ملزم پیش ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی صفائی میں ایک شخص محمد شفیع کا بیان کرایا۔ جس نے کہا "آغا سعادت علی شیعہ مسلمان ہے۔ اس نے اور اس کے خاندان نے مولانا مظہر علی کی میونسپل انتخاب میں مخالفت کی تھی۔ اور دوسرے امیدوار کی امداد کی تھی۔ مولانا مظہر علی اظہر خود بھی شیعہ مسلمان ہے۔ مگر شیعہ لوگ اسے مسلمان نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس نے تبرا ایجی ٹیشن کی مخالفت کی تھی"

(پرتاپ ۲۵ ستمبر)

گویا مسٹر مظہر علی اظہر جو شیعہ مسلمان کہلاتے۔ اور ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کے مذہبی۔ اور سیاسی نمائندہ ہونے کا دعوےٰ رکھتے ہیں۔ انہیں خود شیعہ بھی مسلمان نہیں سمجھتے۔ بلکہ دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ یہ اُس مجلس احرار کے جنرل سکرٹری کی حالت ہے۔ جو اسلام کی واحد اجارہ دار بنی بیٹھی تھی۔ اور جو جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج کرنا اپنا سب سے بڑا مقصد سمجھتی تھی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے پیٹ پوجا کے لئے ایک ڈھونگ رچایا تھا۔ اور اس کے ذریعہ چند روز تک عقل و فکر سے عاری لوگوں کو لوٹ لوٹ کر اپنا گھر بھرتے رہے۔ لیکن جب عوام الناس کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ ان لوگوں کو اسلام سے کوئی واسطہ اور تعلق ہی نہیں ہے۔ تو ان کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے لگ گئے اور آج یہ حالت ہے۔ کہ احرار کے جنرل سکرٹری کو ان کے اپنے فرقہ کے لوگ بھی اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔

موجودہ جنگ اور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر کمشنر دیہات سدھار پنجاب لاہور نے "موجودہ جنگ" کے نام سے ایک خوشنما ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں نہایت عمدگی کے ساتھ اور دلچسپ پیرایہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب کا اس جنگ میں حصہ لینا کیوں ضروری ہے سب سے پہلے ملک معظم کا وہ پیغام درج کیا گیا ہے۔ جو جنگ کے متعلق اہل ہند کو مخاطب کر کے انہوں نے دیا۔ اور وائسرائے ہند نے ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء کو مرکزی مجلس قانون ساز کے اجلاس شملہ میں پڑھا۔ اس کے بعد تمہیدی طور پر پولینڈ کے تاریخی اور ملکی حالات بیان کر کے اس پر ہٹلر کے حملہ آور ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں "پنجاب کو جرمن خطرہ" سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔ اور یہ حصہ ایسا ہے۔ جس سے ہر پنجابی کا آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اس کے سوا ملک معظم کا اعلان اپنی رعایا کے نام۔ وزیر اعظم پنجاب کا پیام۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے کی اپیل ہندوستان سے وغیرہ مضامین درج کئے گئے ہیں۔

امید ہے۔ پنجاب میں اس کی اشاعت مفید اثر پیدا کرے گی۔ مذکورہ بالا پتہ سے مفت منگایا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

استاذی المکرم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب روزانہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا درس دیتے اور نہایت لطیف نکات بیان فرماتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اس درس کے مختصر نوٹ افادہ عام کے لئے قلم بند کرکے اخبار میں دے دیا کروں وباللہ التوفیق۔ ذیل میں پہلی قسط پیش کی جاتی ہے۔ خاکسار عبدالکریم شرما مولوی فاضل

غیر اہلِ کتاب عورت سے شادی نہ کرنے کا حکم

اسلام میں غیر اہل کتاب سے شادی کرنا ناجائز ہے۔ اور اگر کسی نے غیر اہل کتاب سے شادی کر رکھی ہو تو مسلمان ہوتے وقت اس کو فسخ کردے۔ دراصل بات یہ ہے کہ چونکہ نکاح ایک معاہدہ ہے اس لئے اسلام چاہتا ہے کہ میاں بیوی کے لئے کوئی نہ کوئی ضابطہ اور قانون ہو جس پر وہ قائم رہیں۔ لیکن چونکہ غیر اہل کتاب کے پاس کوئی ضابطہ اور قانون نہیں ہے۔ جس کا اسے پابند سمجھا جائے اس لئے وہ کسی بات کا پابند نہیں ہوسکتا اور اس طرح گھر کا امن صحیح طور پر قائم نہیں رکھا جاسکتا۔ اس وجہ سے غیر اہل کتاب عورت سے نکاح کی اسلام میں اجازت نہیں۔

عدت میں حکمت

پھر اسی اسلامی شریعت کی رُو سے اگر کوئی مشرک عورت یا کافر عورت اسلام لے آئے تو وہ نکاح نہیں کرسکتی۔ جب تک کہ عدت نہ گزار لے۔ عدت کتنی ہے اس کا قانون قدرت نے عجیب قانون رکھا ہے۔ عورت کو جو کہ قابل تولید ہو ہر مہینہ خون آتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں۔ اس سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ عورت حاملہ نہیں ہے۔ جب عورت کو حیض آنا بند ہوجائے تو حمل کا گمان ہوتا ہے۔ اسلئے شریعت اسلام نے عدت کا معیار حیض کو رکھا ہے۔ خلع اور طلاق کی عدت بھی حیض ہے۔ اور اس عدت کا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس سے اختلاط نسل ناممکن ہوجاتی ہے۔ اگر یوں ہوتا کہ ایک دن طلاق ہوتی۔ اور دوسرے دن عورت کو اجازت ہوتی۔ کہ وہ اور شادی کرلے تو اس کے ہاں جو بچہ پیدا ہوتا۔ اس کے متعلق تعین نہ ہوسکتی کہ کس کا ہے۔ اس لئے اسلامی شریعت کی رو سے کوئی عورت شادی نہیں کرسکتی جب تک استبراء (یعنی حیض سے پاک نہ) ہوجائے۔

نومسلمہ کا نکاح

باب۔ اذا اسلمت المشرکۃ او النصرانیہ۔ فرمایا جب کوئی کافر عورت خواہ اہل کتاب ہو یا نہ اسلام لائے مگر اس کا خاوند مسلمان نہ ہو تو اس کا نکاح فسخ ہوجائے گا۔ اور وہ عدت گزار کر نئی شادی کرلینے کی مجاز ہوگی۔ ہاں اگر اس کی عدت گزارنے سے پہلے پہلے اس کا خاوند بھی مسلمان ہوجائے۔ پھر اس کا نکاح پہلے خاوند سے قائم رہے گا۔

مسئلہ ایلا

ایلاء کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قانون امن قائم کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ مگر بعض لوگ الفاظ کی آڑ لے کر ان سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کردیتے ہیں۔ اسی لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے کہ لاتقربوا حدود اللہ کہ حدود اللہ کے قریب نہ جاؤ مبادا ان سے تجاوز کرلو۔

میاں بیوی کا جھگڑا ہوتا ہے آپس میں ناراضگی ہوجاتی ہے۔ خاوند قسم کھا لیتا ہے کہ بیوی کے پاس نہ جاؤں گا۔ اور محبت کا برتاؤ نہ کروں گا۔ اسے ایلا کہا جاتا ہے اب اگر وہ چار ماہ تک بیوی کے پاس نہیں جاتا تو خیر۔ لیکن اگر چار ماہ سے زائد عرصہ ہوگیا۔ تو پھر اسے یا تو طلاق دینی پڑے گی یا اپنا عہد توڑ کر اس کا کفارہ دینا ہوگا۔ گویا ایک شخص کسی جرم کی وجہ سے اپنی بیوی کو چار ماہ تک علیحدگی کی سزا تو دے سکتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ عرصہ کے لئے نہیں کہ اس کو ساری عمر کا معلقہ بنادے چار مہینے کے اندر اندر خاوند کو ضرور رجوع کرنا چاہیئے۔ ورنہ اس کے بعد اگر وہ رجوع کرے گا تو اسے کفارہ دینا پڑے گا۔ یا پھر طلاق دینی ہوگی۔

مفقود الخبر خاوند

باب حکم المفقود

مفقود الخبر خاوند کے متعلق فرمایا حنفیوں کے نزدیک اگر عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو تو اسے غالباً ۹۰ سال تک انتظار کرنا چاہیئے اور ۹۰ سال کے بعد پھر عدت گزار کر دوسری شادی کرنی چاہیئے۔ مگر اس کا تو یہ مطلب ہے کہ شادی کر ہی نہ سکے۔ کیونکہ ۹۰ سال کے بعد کون شادی کرنے کے قابل رہ سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے چار سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ مگر یہ انتظامی معاملہ ہے اس وقت حالات ایسے ہی تھے کہ چار سال مدت مقرر کی جاتی۔ مگر اب حالات بالکل تبدیل ہوچکے ہیں۔ موجودہ زمانہ کا ایک سال اس وقت کے چار سال کے برابر ہے۔ کیونکہ اب خاوند کا پتہ لگانے کے ذرائع بہت عام ہیں۔ اخباروں وغیرہ میں اعلان کرسکتے ہیں جس سے بہت جلدی خاوند تک اطلاع پہونچائی جاسکتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہ ہے کہ ایک سال تک انتظار کیا جائے۔ پھر عورت کو اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اور شادی کرلے لیکن اگر کوئی شخص لمبے عرصہ کے لئے قید ہوگیا ہو تو وہ مفقود کے حکم میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا تو پتہ ہے کہ فلاں جگہ موجود ہے۔ اس صورت میں اگر عورت اس سے علیحدہ ہونا چاہے تو خلع کی درخواست دے سکتی ہے جس میں کہہ سکتی ہے۔ کہ میرا خاوند میری کوئی مدد نہیں کرسکتا لہذا خلع کرا دیا جائے ؛

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

نحن انبیاء لا نورث ما ترکنا

صدقہ کے بارے میں فرمایا۔ اس سے صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہے۔ اور جمع کا صیغہ بطور محاورہ استعمال ہوا ہے جس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی ذات ہے۔ یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ بعض احکام ایسے ہوتے ہیں جو انبیاء کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ ان میں شامل نہیں ہوتے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات دوسری شادی نہیں کرسکتی تھیں مگر دوسرے لوگوں کی بیویاں عقد ثانی کرسکتی ہیں۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگرچہ خدا تعالےٰ کا یہ حکم ہے کہ مرنے والے کا ورثہ اس کے وارثوں میں تقسیم ہو۔ مگر ہم انبیاء کے گروہ کے بعض احکام چونکہ دوسروں سے مختلف ہوتے ہیں اس لئے میرا ورثہ ورثاء میں تقسیم نہ ہوگا بلکہ وقف ہوگا۔ اور اس کے محاصل اسی طرح خرچ ہوتے رہینگے جس طرح میری زندگی میں ہوا کرتے ہیں یعنی اس میں سے آپ کی ازواج مطہرات کو خرچ ملے گا۔ کیونکہ ان کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد گزارہ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اور نہ وہ نکاح ثانی کرسکتی ہیں۔ پھر ان سے جو بچے وہ حضور کے رشتہ داروں کو دیا جائے گا اور پھر جو باقی بچے وہ بیت المال میں داخل کردیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس حدیث کو حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس کا مطلب یہ بیان فرمایا کہ یرید بہ نفسہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نحن معشر الانبیاء وما ترکنا صدقہ سے صرف اپنی ذات مراد تھی۔ کسی اور نبی پر یہ حدیث اطلاق نہیں پاسکتی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ (چندہ عام وحصہ آمد) کی فرضیت
اور
اس سے تغافل کرنے والوں کے لئے انذار

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ چندہ عام وحصہ آمد لازمی وضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور اس کی باقاعدگی کے لئے حضورؑ نے یہاں تک تاکید فرمائی۔ کہ

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے۔ کہ وُہ سلسلۂ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک ہو ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔

ظاہری طور پر اگر کوئی جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے دفتر میں اس کوتاہی کی پاداش میں اگر کسی کا سلسلۂ بیعت سے نام کٹ جائے۔ تو یہ امر سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔ العیاذ باللہ۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقوےٰ اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وُہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وُہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا"

پس حضور کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد بھلا دیتے ہیں۔ ان کو وُہ مال و دولت جس کی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکے گا۔ بلکہ یہی مال عذاب کا ذریعہ بن جائے گا۔

میں جانتا ہوں۔ کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندے مثل تحریک جدید اور خلافت جوبلی فنڈ وغیرہ کے بھی ہیں۔ لیکن گو یہ طوعی چندے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں۔ لیکن کسی کو اس غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے کہ ان (طوعی) چندوں کے ادا کرنے سے لازمی اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا لازمی چندوں کے یہ چندے بدل قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ لازمی چندوں کو وُہی فرضیت حاصل ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہے۔ پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جواب دِہ ہوگا۔

لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی تحریک جدید کے چندے کی تحریک کے ابتداء میں اور پھر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر بھی بالوضاحت فرما دیا ہوا ہے۔ کہ:۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتے رہیں گے"

پھر اسی تقریر میں فرمایا۔ کہ:۔

"تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا جو اپنے فرضی چندے (بقائے سمیت) ادا کر دیں گے۔ اور مستقل چندے بھی پوری طرح دیں گے"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ کیا ہے۔ اور اس چندہ کی اہمیت کو اچھی طرح واضح فرما دیا ہوا ہے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تندہی اور کوشش سے عملدر آمد کرتے۔ اور کراتے رہیں۔

اگر ان چندوں کی فرضیت سے جماعت کے ان تمام افراد کو کھول کر آگاہ کر دیا جائے۔ جو سلسلہ میں نئے داخل ہوئے ہیں۔ یا جو طوعی مالی قربانیوں کی وجہ سے لازمی چندوں کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی ادائیگی میں سستی اختیار کر لیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وُہ لوگ بھی اس میں باقاعدگی اختیار نہ کر لیں جس کے باعث جماعتوں کے بجٹ میں کمی واقعہ ہو جاتی ہے۔

پس احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وُہ لازمی چندوں کی اہمیت سے جماعت کو کما حقہٗ واقف کراتے رہیں۔ اور پھر اس کی وصولی کے لئے اپنی سرگرم کوشش جاری رکھیں۔

بالآخر میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان ذمہ داریوں کو پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے مامور کی طرف سے ہم پر عائد کی گئی ہیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ضروری اعلان برائے توجہ موصی صاحبان

ماہ جون ۱۹۳۹ء میں تمام موصیان حصہ آمد کے نام ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء تک حسابات سالانہ تیار کر کے بھیجے گئے تھے جس پر بعض نے اپنے حساب میں اگر کوئی غلطی پائی تو دفتر ھذا کو مطلع کر دیا۔ اور دفتر نے حساب کی اصلاح کر دی۔ لیکن بعض نے تاریخ وصیت سے تاریخ وار تفصیلی حساب طلب کئے مثلاً ایک دوست نے ۱۹۱۲ء سے حساب مانگا۔ اور ایک نے ۱۹۲۹ء سے۔ گو دفتر نے تعمیل تو کر دی لیکن اتنے پُرانے اور لمبے حسابات کی تیاری دفتر ھذا کے قلیل عملہ کے لئے مشکل ہے۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ وُہ بروقت پہونچتے سالانہ حساب کے اس پر غور فرمایا کریں۔ اور اگر حساب میں کوئی غلطی ہو۔ تو اسی وقت دفتر کو اطلاع دیں۔ تاکہ درستی کی جا سکے۔

جن احباب کو اپنے حساب میں کوئی اب بھی غلطی محسوس ہو۔ وُہ ۳۱ اکتوبر تک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ تاکہ کتابوں میں درستی کی جا سکے چونکہ آئندہ سال کھاتوں کے نئے رجسٹر کھولے جائیں گے۔ اس لئے جو درستی ہونے والی ہو۔ وُہ پہلے رجسٹروں پر ہی کی جائے۔ اور نئے رجسٹروں میں صحیح حساب جا سکے۔

(نوٹ) خط وکتابت اور ترسیل زر وصیت کے وقت موصی صاحب کا نام اور نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔ رقم مرسلہ کے ساتھ حصہ آمد یا حصہ جائداد یعنی جس مد کی رقم ہو۔ اس کا نام ضرور لکھا کریں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

جنگی معلومات

فرانس کا خط دفاع ——— میگنٹ لائن

موجودہ جنگ کی خبروں کے سلسلہ میں قارئین کرام نے بار بار "میگنٹ لائن" اور "سیگفرڈ لائن" کا ذکر پڑھا ہوگا۔ اور ان کی تفاصیل کا جاننا ان کے لئے یقینی طور پر دلچسپی کا موجب ہوگا۔ بات یہ ہے کہ جرمنی نے اپنی مغربی اور فرانس نے اپنی مشرقی سرحد پر ایک دوسرے کے بالمقابل زبردست دفاعی استحکامات قائم کئے ہوئے ہیں۔ فرانسیسی خط دفاع کو میگنٹ لائن اور جرمنی خط دفاع کو سیگفرڈ لائن کہا جاتا ہے۔ میگنٹ لائن کے معنی فولادی دیوار کے ہیں جس کا سلسلہ ڈنکرک سے سوئٹزرلینڈ کیطرف کوہ ایلپس تک پہونچتا ہے۔ یہ خط قریباً چھ سو میل لمبا ہے۔ اس کی بنیادیں زمین میں ۲۲۵ فٹ گہری ہیں۔ اور سپاہی بھی اس میں سطح زمین سے ایک سو فٹ نیچے رہتے ہیں۔ یہ زمین دوز قلعوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو تمام سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے لیکن بظاہر دیکھنے والے کو سوائے اس کے کچھ نظر نہیں آتا۔ کہ ہر چند سو گز کے فاصلہ پر چند ایک ستون اور مورچے ہیں۔ ان مورچوں کی مجموعی تعداد ۱۴ ہزار ہے جہاں توپیں نصب ہیں اور انہیں چلانے والے زمین کے نیچے بیٹھ کر ہی کام کرتے ہیں۔ توپ کے ڈائل پر تمام تفاصیل درج ہوتی ہیں۔ چلانے والا ان کے مطابق کام کرتا ہے۔ گولہ رکھا جانے کے بعد توپ خود بخود گولہ باہر پھینکتی ہے۔ اور پھر خود ہی نیچے آجاتی ہے۔ توپوں کے رُخ بھی حسب منشا، تبدیل کئے جاسکتے ہیں۔ ان قلعوں میں رہنے والے سپاہیوں کی حفاظت کے لئے بیرونی دیوار چالیس انچ موٹی بنائی گئی ہے۔ جس پر گولی بلکہ بم کا گولہ بھی کوئی اثر نہیں کرسکتا۔ ہوا کا دباؤ بھی اس طرح رکھا گیا ہے۔ کہ زہریلی گیس اندر داخل نہیں ہوسکتی۔ اس کے اندر ہر کام بجلی کی مشینوں سے ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی گاڑیاں ضروری سامان ادھر ادھر لے جاتی ہیں جن میں آٹھ آٹھ ڈبے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک کی لمبائی ۱۰۰ فٹ ہوتی ہے۔ ان کے لئے باقاعدہ سٹیشن اور سگنل ہوتے ہیں جو سب خود بخود کام کرتے ہیں سٹیشن کے ذریعہ یہ گاڑیاں سطح زمین کے اوپر بھی آسکتی ہیں۔ قلعے در اصل زمین کے اندر کئی کئی منزلوں کے ہیں۔ آخری چھت فولاد اور سیمنٹ کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی سطح کے اوپر پُر فضا جنگل اور پھلوں کے درخت موجود ہیں۔ اور انہی میں سے کہیں کہیں اس کے گنبد نظر آتے ہیں۔ قلعے ایک سیدھی قطار میں نہیں بلکہ ادھر ادھر منتشر ہیں اوپر کی سطح بالکل قدرتی ہے۔ اس لڑائی میں چونکہ ٹینکوں کو خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے ان کو روکنے کا بھی خاص انتظام ہے اگر کوئی ٹینک توپوں کی زد سے نکلکر قریب بھی پہونچ جائے تو ایسی خوفناک بڑی بڑی میخوں سے پالا پڑتا ہے جو بھک سے اڑنے والے مادہ کی بنی ہوتی ہیں۔ ٹینک کے چھوتے ہی وُہ پھٹ کر اسے تباہ کر دیتی ہیں۔ اول تو کسی دشمن کا اسے تسخیر کر لینا ناممکن ہے لیکن اگر غنیم اس کے کسی حصہ پر قابض بھی ہو جائے۔ تو ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ وُہ حصہ خود بخود دوسرے حصوں سے علیحدٰہ ہو جاتا ہے۔ اور اس خط سے قریباً بیس ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایسے خفیہ کمرے بنائے گئے ہیں۔ کہ وہاں سے صرف ایک بٹن دبانے سے وہ منقطع حصہ معہ قابضوں کے بھک سے اڑ جاتا ہے مشین گنوں کے مورچے ایسے بنائے گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص اگر ان پر چڑھے تو اندر سے خود بخود ایسی آتش باری ہوتی ہے کہ چشم زدن میں اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ رات کے وقت سرخ روشنی کی زبردست شعاعیں ہر طرف پھیلتی رہتی ہیں۔ اور اگر ان شعاعوں میں سے کوئی گزرنے لگے تو اندر مشین گنوں کی گھنٹیاں خود بخود بجنے لگتی ہیں اور سپاہی فوراً مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر فرانسیسی حکومت نے پھر قلعے بنائے ہوئے ہیں جہاں زبردست توپ خانہ بھی موجود ہے۔ اور نہایت ہی قلیل عرصہ میں اس لائن میں وہاں سے کمک آسکتی ہے۔

امن کے دنوں میں اس کے اندر فوج نہایت آرام سے رہتی۔ ریڈیو سنتی اور تفریح کرتی ہے۔ لیکن ان کی زندگی کا انحصار صرف مشینوں کے صحیح حالت میں رہنے پر ہے۔ کیونکہ ان کے لئے روشنی بلکہ ہوا بھی اسی ذریعہ سے مہیا کی جاتی ہے۔ حتی کہ باورچی خانہ میں بھی سب کام بجلی سے ہوتا ہے بجلی کی فراہمی کے لئے زبردست پاور ہاؤس ہے جس میں آٹھ عدد ایسے ڈیزل انجن نصب ہیں۔ جن کے چلنے میں آواز بالکل نہیں ہوتی انجنوں کے فالتو پرزے بھی بکثرت جمع رکھے جاتے ہیں۔ اس لائن کی تعمیر پر فرانس نے اربوں فرانک صرف کر دیئے ہیں۔ یہاں آنے کے لئے لورین سے ہوکر آتے ہیں۔ پہلے سرنگ میں قریباً ۵۰ فٹ چلنا پڑتا ہے۔ پھر مشین کے ذریعہ سو فٹ نیچے اترتے ہیں۔ اور اس کے بعد بجلی سے چلنے والی ٹرین میں بیٹھ کر یہاں پہونچتے ہیں۔ فرانس کا دعوے ہے۔ کہ کوئی زبردست سے زبردست غنیم بھی اس لائن کو توڑنے پر قادر نہیں ہوسکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کا خط دفاع ——— سیگفرڈ لائن

فرانس کی اس دفاعی لائن کے ساتھ جرمنی نے بھی آج سے کوئی ڈیڑھ سال قبل ایک دفاعی لائن بنائی ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ چونکہ عجلت میں تعمیر کی گئی ہے۔ اس لئے ایسی مضبوط نہیں۔ یہ بھی سوئٹزرلینڈ سے کر ہالینڈ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی تین قطاریں ہیں۔ اور کم و بیش تیرہ سو قلعوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے اکثر زمین دوز ہیں۔ اور بعض سار کے علاقہ میں پہاڑیوں میں واقع ہیں۔ زمین دوز قلعوں کے اندر ضروری سامان کی بہم رسانی کے لئے سرنگیں ان کو ملک کے اندرونی حصوں سے ملاتی ہیں۔ طیارہ شکن توپیں یہاں قطار در قطار کھڑی ہیں۔ اور ٹینکوں کو روکنے کے لئے بھی زبردست انتظامات ہیں۔ اس لائن کی تعمیر میں نہایت رازداری سے کام لیا گیا تھا۔ اس لئے تفاصیل کا بہت کم لوگوں کو علم ہے۔ چنانچہ اس جنگ میں یہ خبریں آتی رہی ہیں۔ کہ فرانسیسی طیارے اس پر پرواز کرکے اس کے فوٹو لینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ تاکہ اس کی کمزوریوں کو معلوم کرکے اُن سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

اس لائن میں دشمن کو گرانے کے لئے خفیہ گڑھے اور خاردار جنگلے جابجا موجود ہیں۔ ہٹلر اور گورنگ نے کئی بار اعلان کیا ہے۔ کہ یہ لائن ناقابل تسخیر ہے۔ اسی علاقہ میں جرمن کی اکثر کوئلے کی کانیں اور صنعتی کارخانے ہیں۔ اور اس وقت جنگ اسی علاقہ میں ہو رہی ہے۔ فرانسیسی افواج اس لائن کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور اس کی بیرونی چوکیوں پر جرمن افواج مزاحمت کر رہی ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ دونوں ممالک نے اپنی سرحدوں کو حدالامکان مضبوط اور ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ اور اس لئے یہ کوئی بعید نہیں۔ کہ سالہا سال اسی علاقہ میں لڑائی پر صرف ہو جائیں۔

ذیل میں جو نقشہ دیا جاتا ہے اس سے فرانس اور جرمنی کے حفاظتی خطوط معلوم ہوسکتے ہیں۔ اور مغربی محاذ جنگ کا خاکہ نظر آسکتا ہے۔

مغربی محاذ جنگ کا نقشہ

اہم ملکی واقعات

ہندوستان کیلئے درجۂ نوآبادیات کے اعلان کی توقع

شملہ سے ۲۵ ستمبر کی ایک اہم خبر ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ نے اپنی قرار داد میں جو مطالبہ کیا ہے اس کے جواب میں حکومت برطانیہ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کا اعلان کر دیا جائے۔ چنانچہ اعلان کا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ اور گورنمنٹ برطانیہ و گورنمنٹ ہند باہم صلاح و مشورہ سے اس میں مناسب رد و بدل کر رہی ہیں۔ یہ اعلان بہت مختصر ہو گا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں اس سے مطمئن ہو جائیں گی۔

بیز جنگی پروگرام کی کامیابی کے لئے ذمہ دار سیاست دانوں کے اشتراک عمل سے ایک مرکزی مشینری کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ کل وائسرائے ہند گاندھی جی سے اور پرسوں مسٹر جناح سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد آپ کی طرف سے پنڈت نہرو۔ بابو راجندر پرشاد اور دوسرے سیاسی رہنماؤں کو دعوت ملاقات دی جائے گی۔ اور یہ سب ملاقاتیں اسی اعلان کے سلسلہ میں خیال کی جاتی ہیں۔ گاندھی جی اور مسٹر جناح سے ملاقات تو شملہ میں ہو گی۔ مگر دوسروں سے دہلی میں۔

فارورڈ بلاک کے مسٹر بوس نے ایک انٹرویو میں وائسرائے ہند کے ساتھ گاندھی جی کی ملاقات کے متعلق کہا۔ کہ گاندھی جی کے ذاتی خیالات کے پیش نظر جن کا وہ کئی بار پبلک میں اظہار بھی کر چکے ہیں مجھے اس ملاقات سے کسی بہتر نتیجہ کی امید نہیں۔ لیکن اس کے نتائج سے قطع نظر کرتے ہوئے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم ان کے کسی ایسے فیصلے کو تسلیم کرنے کے لئے قطعاً مجبور نہ ہوں گے۔ جو کانگرس کے کانسٹی ٹیوشن کے خلاف اور اس کے پاس کردہ ریزولیوشنوں کے مطابق نہ ہو۔

خاکساروں اور یوپی گورنمنٹ میں کشمکش

یوپی میں خاکساروں اور حکومت کے مابین جو جھگڑا چل رہا ہے۔ اس میں شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دہلی سے ۲۵ ستمبر کی خبر ہے کہ ۷۰ خاکساروں کا ایک جتھہ غازی آباد آ رہا تھا۔ کہ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر دریا کے پل پر پولیس نے انہیں روکا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میرٹھ کا ایک حکم دکھایا۔ کہ وہ اس ضلع کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے۔ لیکن خاکساروں نے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اور جب پولیس نے مزاحمت کی تو تصادم ہو گیا۔ خاکساروں نے بیلچے استعمال کئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چھ کنسٹیبل زخمی ہو گئے۔ جن میں سے چار کی ضربات سنگین ہیں۔ دو کنسٹیبل دریا میں گر پڑے جنہوں نے بڑی مشکل سے تیر کر جانیں بچائیں۔ خاکسار زبردستی آگے بڑھے اور شہر میں پہنچ گئے۔ جہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں سنی اور احراری مسلمانوں نے بھی خاکساروں کے خلاف مہم شروع کر دی ہے۔ اور ایسے پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ اس تحریک کے لیڈر کا خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں۔ ان کی طرف سے حکومت سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ خاکساروں کی حقیقت سے پبلک کو آگاہ کرنے کے لئے ایک جلسہ عام کے انعقاد کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ مگر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔

شملہ سے ۲۵ ستمبر کی خبر ہے کہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ای۔ ایم ایل اے نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حکومت یوپی کے علامہ مشرقی کو نظربند کر دینے کی خبر سے مجھے بے حد صدمہ ہوا۔ یہ حکومت اپنے صوبہ میں مسلمانوں اور ان کی تحریکوں کو دبانے کی جو کوششیں کر رہی ہے۔ یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ حالانکہ یہ تحریک مجلسی اور خدمت خلق سے تعلق رکھتی ہے۔ آج تک میں نے اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ لیکن اب میں نے علامہ مشرقی سے استدعا کی ہے کہ اس صوبہ میں تحریک کی قیادت مجھے سونپ دیں۔ اگر حکومت اس تحریک کو خلاف قانون قرار دینا چاہتی ہے

تو سیواستی سے بھی اسے یہی سلوک کرنا پڑے گا۔ کیونکہ دونوں کے مقاصد یکساں ہیں۔

کونسل آف سٹیٹ میں ڈیفنس آف انڈیا بل پر بحث

۲۵ ستمبر کو شملہ میں کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں مرکزی اسمبلی کے پاس کردہ ڈیفنس آف انڈیا بل پر بحث ہوئی۔ سیکرٹری ڈیفنس کو آرڈینیشن نے اسے پیش کرتے ہوئے کہا کہ فیسسٹوں کی سرگرمیوں کو ناکام بنانے کے لئے حکومت کے پاس اختیارات کا استعمال ہنگامی حالات کے رونما ہونے پر ہی کیا جائے گا۔

سر سپرو نے کہا کہ ملک کے مفاد کے پیش نظر یہ بل بہت ضروری ہے۔ ملک بھر میں نازی ازم کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ ایک یونیورسٹی کے طلباء کے دلوں میں برطانوی حکومت کے خلاف زہر داخل کیا جا رہا ہے۔ اور ملک میں پچاس ہزار آدمی نازی پروپیگنڈا میں مصروف ہیں۔ سر سپرو نے پوچھا۔ کہ یہ کس یونیورسٹی کی بات ہے۔ کہیں سی آئی ڈی نے تو آپ کو نہیں پڑھایا۔ مسلم لیگ کے ایک ممبر نے کہا۔ کہ مسلمانوں کو یوپی کی کانگرسی حکومت پر قطعاً اعتماد نہیں۔ اس لئے انہیں خدشہ ہے۔ کہ صوبائی گورنمنٹوں کو جو اختیارات اس کی رو سے ملیں گے۔ ان کو وہ مسلمانوں کے خلاف نہ استعمال کریں۔ ان خدشات کو دور کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ مسلم لیگ نے جنگ میں حکومت سے تعاون کے لئے کوئی شرط پیش نہیں کی۔ صرف اپنی شکایات گورنمنٹ کے سامنے رکھی ہیں۔ مسٹر حسن امام نے بل میں ترمیمیں پیش کرتے ہوئے مرکزی اسمبلی کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں نے اپوزیشن کی بہت سی ترامیم کو منظور کر کے صحیح معنوں میں گاندھی جی کی پالیسی پر عمل کیا ہے۔ اور اس ایوان کے لیڈر کو بھی اسی فراخ دلی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور صوبائی حکومتوں کو بہت گیرانہ اختیارات دیتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ گورنمنٹ کے نمائندہ نے کہا۔ کہ سیلیکٹ کمیٹی اور مرکزی اسمبلی میں حکومت نے انتہائی رعایت سے کام لیا ہے۔ اس لئے اب یہاں اس میں کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ ابھی بحث جاری تھی۔ کہ اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں اصلاح دیہات کا کام

پنجاب کے محکمہ اصلاح دیہات کے کمشنر صاحب نے اعلان کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس وقت حکومت پنجاب کو دو ہنگامی حالات کا سامنا ہے۔ ایک تو صوبہ کے جنوب مشرق میں شدید قحط ہے۔ اور دوسرا عالمگیر جنگ شروع ہے۔ گذشتہ سال میں قحط کی وجہ سے صوبہ کے مالیات پر بہت بوجھ پڑا ہے۔ اس لئے اخراجات میں تخفیف کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس کے سوائے ان حالات سے عہدہ برآ ہونے کا اور کوئی ذریعہ نہیں کہ سب کاموں میں کفایت شعاری سے کام لیا جائے۔ لیکن ایک صیغہ ایسا ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ گذشتہ بجٹ میں ۵۵ لاکھ کی رقم اس لئے مخصوص کی گئی تھی کہ اس سے چھ سال میں صوبہ کی ہر تحصیل میں دیہاتی زندگی کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے زبردست مہم شروع کی جائے۔ اس مد میں اب کوئی تخفیف عمل میں نہیں لائی جائے گی۔ بلکہ حکومت کی تجویز ہے کہ اگر اصلاح دیہات اور مفید خلائق سرگرمیوں کے متعلق اس کے پروگرام کو زیادہ تیزی سے چلانا ممکن ہو گیا۔ تو اس کے متعلق بھی مناسب انتظام ضرور کیا جائے گا لیکن فی الحال اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ حب الوطنی روپیہ کی جگہ کام کرے۔ اور اچھے شہری۔ اور اچھے سرکاری و غیر سرکاری اشخاص میدان میں آ کر اس کام کو سرانجام دیں۔ اور اپنے آپ کو نیز اپنے ذرائع کو ملک کے سپرد کر دیں۔ حکومت کی خواہش ہے کہ صحت کو بہتر بنانے معیار زیست کو بلند کرنے اور خواندگی کی تحریک کو وسعت دینے کے لئے جہاں تک اس کے امکان میں ہو۔ جوش اور سرگرمی سے کام کیا جائے۔

اہم غیر ملکی واقعات

جرمنوں کے وحشیانہ اور ظالمانہ عزائم

جرمن جنرل سٹاف کے ایک فوجی اخبار نے اثنائے جنگ میں دشمنوں کے ممالک میں خطرناک امراض کے جراثیم پھیلانے کی تجویز پیش کی ہے۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے طریقوں پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زرد بخار۔ آتشک یا چیچک کی وبا دشمن کے ملکوں میں پھیلانے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ مکھیوں کو ان جراثیم سے متاثر کر کے وہاں چھوڑ دیا جائے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ مناسب اور بہتر یہ ہے کہ دشمن کے ممالک میں پلیگ کے کیڑے پھیلا دیئے جائیں جنہیں نہایت آسانی کے ساتھ کثیر تعداد میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کا اثر بھی بہت جلد ہوتا ہے۔ اور بھروسہ دیر پا بھی ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ جراثیم دشمن کی غیر مصافی آبادیوں میں چھوڑے جائیں محاذ جنگ پر نہیں۔ کیونکہ اس طرح ہماری اپنی فوجوں میں بھی ان کا اثر ہونا لازمی ہے۔ ان کا غیر مصافی رقبوں میں پھیلانا اور بھی کئی لحاظ سے مفید ہوگا۔ جراثیم طیاروں کے ذریعہ پھیلائے جا سکتے ہیں۔ نیچے پہنچانے کے لئے یا تو کوئی خاص آلات ہونے چاہئیں۔ یا پھر شیشے کے بموں میں بند ہوں۔ جن کے ٹوٹتے ہی یہ ہوا میں پھیل جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس نے لکھا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں ایسے امراض کے جراثیم کا پھیلانا بھی مفید ہو سکتا ہے جو آلات انہضام کو بیکار کر دیں۔ مثلاً ہیضہ اور پیچش وغیرہ اور سردیوں میں سانس سے تعلق رکھنے والے جراثیم۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جرمن قوم کی ذہنیت کس قدر وحشیانہ اور انسانیت سوز ہے۔

جرمنی کے ماتحت ممالک میں اس کیلئے نفرت کے جذبات

لنڈن سے ۲۴ ستمبر کی خبر ہے کہ چیکوسلواکیہ۔ بوہیمیا۔ اور موریویا میں جرمنی کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات روز افزوں ہیں۔ ان ممالک کے لوگوں نے جرمنوں کے خلاف زبردست اتحاد اور استقلال کا ثبوت دیا ہے۔ جرمنوں کا ہر لحاظ سے بائیکاٹ کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ چیک جرمن سپاہیوں سے گفتگو تک کرنا گوارا نہیں کرتے۔ جرمن دکانوں سے کوئی سودا نہیں خریدتا۔ اگر کسی ہوٹل میں کوئی جرمن داخل ہو جائے۔ تو چیک فوراً وہاں سے اٹھ کر باہر آ جاتے ہیں۔ اس لئے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں کا کاروبار کرنے والے اس امر پر غور کر رہے ہیں۔ کہ جرمنوں کے لئے علیحدہ ہوٹل وغیرہ جاری کر دیئے جائیں کئی ایک خفیہ انجمنیں جرمنوں کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ جرمنوں کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر ابتداء میں ان کے راز فاش ہو گئے۔ تو وہ آگے نہیں چل سکیں گے۔ اپنی ہمت کے مطابق متشددانہ ذرائع بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اکا دکا جرمنوں پر حملے کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ جرمنوں کی طرف سے بہت سختی کی جا رہی ہے مگر اس کے باوجود یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور چیکوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ بغاوت کا اعلان اس وقت کیا جائے۔ جب اس کی کامیابی یقینی ہو اور جب جرمنی جنگ میں کافی نقصان اٹھا چکا ہو۔

نئے پولینڈ کا خاکہ اور روس و جرمنی کے تعلقات

لنڈن سے ۲۵ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ جرمن مدبرین کے زیر غور ایک نیا پولینڈ بنانے کی تجویز ہے۔ جس کی آبادی ایک کروڑ دس لاکھ ہوگی۔ اور جو جرمنی اور روس کی سرحدات کے درمیان ایک حد فاصل کا کام دے گا۔ اگرچہ روس کو جرمنی نے اپنا نصف سے زیادہ مفتوحہ علاقہ دیدیا ہے۔ اور اس کی سرحد وارسا کے نواح تک آ جائیگی۔ مگر وہ مصر ہے کہ دریائے وسچولا تک رسائی ہو جائے۔ جس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ مجوزہ پولینڈ بھی اس کے زیر اثر رہے۔ اور غیر ملکی تعلقات اس کے منشاء کے مطابق قائم کرے۔ لیکن جرمنی کی تجویز یہ ہے کہ نیا پولینڈ ایک بالکل آزاد ملک ہو۔ جیسا کہ سلواکیہ ہے۔ اس کی اپنی فوج ہو۔ غیر ملکی نمائندے وہاں رہیں۔ جرمنی کا ارادہ ہے کہ اس کی سمندر تک رسائی کا بھی تسلی بخش انتظام کر دیا جائے۔ اور ایک آزاد بندرگاہ اسے دیدی جائے۔ گو کوریڈور کی طرح کا رستہ سمندر تک نہ دیا جائے۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد یہ کہا جا سکے کہ جرمنی نے پریذیڈنٹ ولسن کے اصول زیادہ عملی صورت میں اختیار کر رکھے ہیں پھر معلوم نہیں۔ اتحادی کس چیز کے لئے لڑ رہے ہیں۔ برطانوی پریس کے نامہ نگار دلی نے اطلاع دی ہے کہ ابھی تک روس کے برطانیہ کے ساتھ مل جانے کا امکان ہے اگر اسے یقین ہو جائے کہ اتحادی جرمنی کے تمام اہم فوجی مقامات پر اجتماعی حملہ کر کے فتح حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو وہ ان کے ساتھ شامل ہونے کو تیار ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی خبر ہے کہ روسی کمانڈر انچیف برلن روانہ ہو گیا ہے۔ جس سے یہ بھی گمان کیا جا رہا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ ان دونوں ملکوں میں فوجی تعاون کا کوئی معاہدہ زیر غور ہو۔ لیکن یقینی سمجھا جاتا ہے۔ کہ اگر روس کو موقعہ مل گیا۔ تو وہ جرمن مفاد کو قربان کر کے اپنی بہتری کی فکر کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت جاپان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت

شملہ سے ۲۵ ستمبر کی ایک اطلاع ہے کہ جاپانی قونصل جنرل مقیم کلکتہ نے ایک اہم بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے۔ کہ یورپ کی جنگ میں جاپان نے بالکل غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کی خارجی پالیسی یہ ہے کہ چین کے معاملہ کا قطعی فیصلہ کرنے پر ہی تمام توجہات مرکوز رکھی جائیں۔ جاپان چاہتا ہے کہ جاپان کو۔ چین اور دوسری طاقتوں کے تعاون سے مشرقی ایشیاء کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اس نے چین کو بالشویک خطرات سے بچانے اور اسے اپنی حقیقت کا احساس کرانے کے لئے زبردست مہم جاری کر رکھی ہے۔ چین کے اکثر ہمدردوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ جاپان کی کوششوں سے چین کی سیاسی فضاء بہت بہتر ہو رہی ہے اور اب وہاں ایک نئی سنٹرل گورنمنٹ قائم کی جا رہی ہے۔ جس کا مستقبل نہایت حوصلہ افزاء ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جب یہ دونو ملک دو دوست ہمسایوں کی طرح صلح سے رہیں گے۔ جاپان نہیں چاہتا کہ کسی دوست ملک کے ساتھ خواہ مخواہ دشمنی پیدا کی جائے۔ لیکن جنرل چیانگ کائی شیک کی امداد کو وہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی پالیسی چین کے لئے خودکشی سے کم نہیں۔ اس لئے جاپان گورنمنٹ تمام دیگر ممالک سے توقع رکھتی ہے۔ کہ چین کے معاملات میں مداخلت سے اجتناب کریں گے۔ تمام غیر ممالک کو یہ ایک قسم کا انتباہ ہے۔ کہ وہ مشرقی ایشیاء کی حالت میں کسی قسم کی خرابی پیدا کرنے والی پالیسی پر عمل نہ کریں۔ یورپین جنگ سے علیحدہ رہ کر جاپان یہ بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ دوسرے ممالک ایشیاء کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ جاپان اور روس میں منگولیا کی سرحد کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ اس سرحد پر لڑائی ختم کر دی جائے۔ جو لوگ اس معاہدہ کے نتائج بہت دور رس خیال کرتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان ایشیاء کی پیرامائونٹ پاور بننا چاہتا ہے۔ اور وہ اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ یہاں اس کے سوا کسی اور کو کوئی اہمیت حاصل ہو۔ اور اسی چیز کے لئے وہ چین سے اس قدر زبردست لڑائی کر رہا ہے۔

373

خریداران "الفضل" جن کو وی پی ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ سے پیوستہ

جن احباب کا چندہ ۲۸ ستمبر ۳۹ء سے ۲۰ - اکتوبر ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں - جو اپنا چندہ باقاعدہ دفتر محاسب کی معرفت یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیا کرتے ہیں - ایسے اصحاب کے اسماء محض ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں تاکہ اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکے - تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرما دیں - ان اصحاب کے نام وی پی ارسال نہیں ہوں گے - ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے - کہ ۱۰ - اکتوبر ۳۹ء سے قبل چندہ ادا فرمادیں یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق اس تاریخ تک دفتر میں اطلاع بھیج دیں - تا ان کے وی - پی روکے جاسکیں -

جو اصحاب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہ کریں گے ان کے نام ۱۰ - اکتوبر ۳۹ء کو وی - پی ارسال کر دیئے جائیں گے - بعض اوقات دوست اطلاع ارسال فرمانے میں تاخیر کر دیتے ہیں - اور چونکہ وی - پی کی تاریخ گزر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچتی ہے - اور اس وقت وی - پی روکے نہیں جاسکتے - اس لئے احباب اس بارے میں خاص طور پر احتیاط فرمادیں ——— (مینیجر)

۱۲۱۸۷ - شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۲۳۲ - مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۴۷ - مستری غلام محمد صاحب
۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۲۳ - محمد عبد العزیز صاحب
۱۲۳۲۹ - ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۸۶ - میاں عبد العزیز صاحب
۱۲۴۷۷ - ڈاکٹر بلدار بخش صاحب
۱۲۴۹۲ - چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۲۹ - ، جان محمد صاحب
۱۲۶۰۵ - مولا بخش صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۷۸ - ایم اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۶ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۲۷۴۳ - سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ - مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۴۶ - ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۵۹ - چوہدری عبد الواحد صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب

۱۲۷۹۷ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۲۸۲۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - میاں عبد الرشید صاحب
۱۲۸۳۷ - پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۲ - بابو محمد جمیل صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۱ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۱۲۹۱۸ شاہزادہ عبد القیوم صاحب
۱۲۹۹۴ - مختار احمد صاحب
۱۳۰۱۶ - قریشی عبد المجید صاحب
۱۳۰۵۴ - ماسٹر اللہ داد خانصاحب
۱۳۰۷۱ - مرزا البشیر احمد صاحب
۱۳۰۲۲ - خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
۱۳۰۴۹ - مرزا عبد الحفیظ صاحب
۱۳۰۶۸ - چوہدری محمد بوٹے خان صاحب
۱۳۰۸۳ - ایس عبد الحی صاحب
۱۳۱۱۷ - غلام احمد صاحب
۱۳۱۴۹ - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۱۳۱۵۰ - خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب
۱۳۱۹۷ - مولوی کرم الٰہی صاحب

۱۳۲۱۷ - چوہدری عزیز الدین صاحب
۱۳۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب حلوائی
۱۳۲۲۸ - ایم عبد الوحید صاحب
۱۳۲۳۲ - بابو احمد جان صاحب
۱۳۲۹۲ - مستری چراغ دین صاحب
۱۳۳۳۰ - سید فیض الرحمٰن صاحب
۱۳۴۰۱ مولوی محمد محبوب صاحب
۱۳۴۱۳ - منشی نذیر احمد صاحب
۱۳۴۲۳ - محمد شفیع صاحب
۱۳۴۴۶ - محمد ثناء اللہ صاحب
۱۳۴۵۶ - شیخ محمد نذیر صاحب
۱۳۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب
۱۳۴۹۵ - جمعدار وہاب الدین صاحب
۱۳۵۰۰ - شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۳۵۱۴ - بابو احمد جان خان صاحب
۱۳۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۳۵۴۳ - میاں احسان الٰہی صاحب
۱۳۵۴۷ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۳۵۵۳ - جمعدار فتح الدین صاحب
۱۳۵۵۴ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۳۵۸۷ - قریشی مختار احمد صاحب
۱۳۶۱۱ - چوہدری شاہ نواز صاحب
۱۳۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۳۶۲۹ - لال محمد صاحب
۱۳۶۳۶ - چوہدری عبد الرحمٰن صاحب

۱۳۶۵۳ چوہدری محمد خانصاحب
۱۳۶۶۳ - غلام حیدر صاحب
۱۳۶۶۵ - خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۳۶۷۰ - سید یعقوب الرحمٰن صاحب
۱۳۶۸۸ - جی - یو صوفی صاحب
۱۳۶۹۶ - شیخ محمد صدیق صاحب
۱۳۷۰۶ - جناب غلام احمد صاحب قریشی
۱۳۷۰۷ - محمد عبد الحق صاحب
۱۳۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۳۷۱۱ - ایم عبد الغنی صاحب
۱۳۷۱۵ - سید علی شاہ صاحب
۱۳۷۳۰ - عبد الحکیم صاحب
۱۳۷۳۲ - چوہدری یوسف علی خان صاحب
۱۳۷۳۳ نظام الدین صاحب
۱۳۷۳۹ - محمد عبد العزیز صاحب
۱۳۷۷۰ - انجمن احمدیہ معرفت محمد سعید صاحب
۱۳۷۸۹ - حسین محمد صاحب

۱۳۸۱۱ - ڈاکٹر عطار محمد صاحب
۱۳۸۱۸ - چوہدری عبد المنان صاحب
۱۳۸۲۲ مولوی بشیر احمد صاحب
۱۳۸۲۸ - علیم الدین صاحب
۱۳۸۳۴ مستری غلام رسول صاحب
۱۳۸۴۰ ہدایت علی شاہ صاحب
۱۳۸۴۲ چوہدری خدا بخش صاحب
۱۳۸۴۳ - عبد الوہاب صاحب
۱۳۸۴۷ - جناب محمد اسلم صاحب
۱۳۸۵۱ قادر بخش خان صاحب
۱۳۸۵۵ ڈاکٹر جمعدار محمد خانصاحب
۱۳۸۵۸ - محمد شفیع صاحب
۱۳۸۶۰ - چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۱۳۸۶۱ - قریشی صلاح الدین احمد صاحب
۱۳۸۷۴ - مولوی عبد الواحد خانصاحب
۱۳۸۸۷ - ملک بہادر خان صاحب
۱۳۸۸۸ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۳۸۹۰ محمود احمد شاہ صاحب
۱۳۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب
۱۳۹۰۷ حکیم محمد محفوظ عالم صاحب

۱۳۹۱۳ - میاں محمد اسحاق صاحب
۱۳۹۱۹ - شیخ عبد الغنی صاحب
۱۳۹۲۸ بابو غلام حیدر صاحب
۱۳۹۳۲ - چوہدری مشتاق احمد صاحب
۱۳۹۳۵ - ملک غلام نبی صاحب
۱۳۹۳۹ - محمد اصغر علی صاحب
۱۳۹۶۸ - محمد بخش صاحب
۱۳۹۶۹ - ملک عبد العلی صاحب
۱۳۹۷۲ خواجہ نور الدین صاحب
۱۳۹۷۳ - منشی منظور اسد صاحب
۱۳۹۸۲ سید عبد الغفور صاحب
۱۳۹۸۵ چوہدری حاتم علی صاحب
۱۳۹۸۶ - منشی مسعود الرحمٰن صاحب
۱۳۹۹۱ - مرزا ظہور الحق صاحب
۱۳۹۹۳ - ملک کرم الٰہی صاحب
۱۳۹۹۴ - حافظ سید بشیر احمد شاہ صاحب
۱۵۰۰۸ خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی خان صاحب
۱۵۰۱۴ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۵۰۱۶ میاں محمد صدیقی صاحب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے - ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں - دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے - جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں - اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار رہیں - اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں - اس قدر مقوی دماغ ہے - کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں - اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے - اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے - بعد استعمال پھر وزن کیجئے - ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی - یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی - یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی - تجربہ کرکے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی - قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ

نوٹ :- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے - جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے - ملنے کا پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

بوسکی سفید گھوڑا

یہ نہایت عمدہ قمیضوں کے لئے ریشمی بوسکی ہے ولائتی دو گھوڑوں کی بوسکی کا مقابلہ کرتی ہے - چلنے میں مضبوط ہے - فائدے کی چیز ہے تھان ۲۴ گز عرض ۲۷" قیمت عہ محصول ۱۵ / دو تھان کے خریدار کو محصول معاف نمونہ کا تھان ۶ گز قیمت عہ محصول ۸ / - (نوٹ) سن گکڑ - کیلا یا سوت کا تار ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام - آرڈر دیتے وقت سٹیشن کا نام لکھیں - سنگل سن اینڈ برادرس ۲ لدھیانہ